روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 22 جون 2005ء 14 جمادی الاول 1426 ہجری 22 احسان 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 138

درود شریف اور شفاعت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تم موذن کو سنو تو اس کے الفاظ دوہراؤ۔ پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجتا ہے۔ پھر میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو۔ کیونکہ یہ جنت میں ایسا مقام ہے جو جنت میں صرف ایک بندے کا حق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا۔ جو شخص میرے لئے وسیلہ مانگتا ہے میری شفاعت اس کے لئے حلال ہو جاتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استجاب القول حدیث نمبر 577)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے۔ پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفّا آئینہ کا حکم رکھتی ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جب مصفّا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے اس صورت میں نظر کی غلطی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہی آفتاب ہے مگر دراصل وہ آفتاب نہیں ہے۔ بلکہ بباعث نہایت صفائی کے آفتاب کی روشنی اس نے حاصل کی ہے۔ پھر ایک اور بات ہے جو خدا کا کلام ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ ایسی فطرت جو بباعث اپنی نہایت صفائی کے آفتاب حقیقی کی روشنی قبول کرتی ہے وہ بھی کئی قسم پر ہے۔ بعض فطرتوں کا دائرہ تنگ ہوتا ہے وہ روشنی تو قبول کرتے ہیں مگر اپنے دائرہ کے قدر کے موافق۔ مثلاً چھوٹا سا شیشہ جو آرسی کا شیشہ کہلاتا ہے اگرچہ اس میں بھی کوئی صورت منعکس ہوسکتی ہے بلکہ تمام نقوش اصل صورت کے اس میں منعکس ہو جاتے ہیں مگر وہ نقوش بہت ہی چھوٹے ہو کر اس میں نمودار ہوتے ہیں اور بڑے شیشہ میں پورے پورے نقوش صورت کے منعکس ہو سکتے ہیں۔ ایسا ہی ایک صافی شیشہ جس قدر روشنی کو آفتاب کے مقابل ہونے کی حالت میں اپنے اندر لیتا ہے دوسرا شیشہ کہ کسی قدر کثافت اپنے اندر رکھتا ہے اس قدر روشنی حاصل نہیں کرسکتا۔

پھر اس جگہ ایک اور امر بیان کرنے کے لائق ہے کہ وہ حقیقت جس کا نام ہم لوگ شفاعت رکھتے ہیں۔ دراصل اس کی فلاسفی بھی یہی ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب ایک تاریکی ایک روشن جوہر کے مقابل پر آتی ہے تو وہ تاریکی روشنی کے ساتھ بدل جاتی ہے۔ پس اسی طرح جب ایک مصفّا فطرت جو نہایت صافی آئینہ کی طرح ہو جاتی ہے آفتاب حقیقی کے مقابل پر آکر اس سے روشنی حاصل کرلیتی ہے تو کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ ایک تاریک فطرت اس روشن فطرت کے مقابل پر آجاتی ہے تو بوجہ اس محاذات کے اس پر بھی روشنی کا عکس پڑ جاتا ہے تب وہ فطرت بھی روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جب ایک آئینہ صافی پر آفتاب کی شعاع پڑتی ہے تو وہ آئینہ اپنے مقابل کی در و دیوار کو اس روشنی سے منور کر دیتا ہے یہی شفاعت کی حقیقت ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 417)

جلسہ سالانہ کینیڈا سے حضور کے براہ راست خطابات

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کینیڈا میں بنفس نفیس شرکت فرما رہے ہیں۔ حضور انور کے خطبہ جمعہ اور جلسہ سالانہ کے پروگرام درج ذیل پاکستانی اوقات کے مطابق ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کئے جائیں گے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

24 جون	11-00 بجے رات	خطبہ جمعہ
25 جون	9-00 بجے رات	خطاب
26 جون	8-30 بجے رات	اختتامی خطاب

(نظارت اشاعت)

امتحان وظائف لجنہ

❁ شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان کے تحت منعقد ہونے والے دونوں وظائف
(i) وظیفہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ
(ii) وظیفہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ
کا امتحان مورخہ 7 راگست 2005ء کو 9 بجے صبح لجنہ ہال میں منعقد ہوگا۔ تمام مجالس جن کی ممبرات امتحان دے رہی ہوں مقررہ تاریخ پر انہیں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان)

ماہر امراض جلد کی آمد

❁ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 26 جون 2005ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں مزید معلومات کے لئے استقبالیہ سے رابطہ فرمائیں۔

وزیٹنگ فیکلٹی (Visiting Faculty) کا اعلان ویب سائٹ پر بھی کیا جاتا ہے۔

(ویب سائٹ www.foh-rabwah.org)

(ایڈمنسٹریٹر)

بقائے خلافت

سنی ہم نے جس دم نوائے خلافت
ہوئے جان و دل سے فدائے خلافت

ہمیں خلد ربوہ کی پہنائیوں میں
نظر آ رہی ہے ردائے خلافت

زمانے کی رفتار یہ کہہ رہی ہے
بقا عدل کی ہے بقائے خلافت

کسی کے لبوں پر قصائد جہاں کے
ہمارے لبوں پر ثنائے خلافت

رہے حشر تک وہ ثنا خوان اس کا
جسے اپنا جلوہ دکھائے خلافت

بصیرت جسے دے وہ ربِّ دو عالم
وہی باندھتا ہے ہوائے خلافت

اندھیرے گھروں میں اُجالے ہوئے ہیں
گئی ہے کہاں تک ضیائے خلافت

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا
اسے رکھ سلامت خدائے خلافت

جسے روح تسلیم کرتی ہے ثاقبؔ
وہی آج ہے رہنمائے خلافت

ثاقب زیروی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ملک منصور احمد صاحب دارالصدر غربی حلقہ لطیف ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مورخہ 11 جون 2005ء کو خاکسار کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور پُرنور نے ازراہ شفقت بچی کا نام امۃ المصور عطا فرمایا ہے۔ بچی محترم ملک محمد اکرم صاحب دارالصدر غربی کی پوتی اور محترم ملک محمد افضل صاحب مرحوم نصیر آباد سلطان کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ سید شاہد احمد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم آصف مقبول صاحب ولد مکرم مقبول احمد صاحب منظور کالونی کراچی بعمر 30 سال مورخہ 8 جون 2005ء ٹریفک حادثہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ مرحوم کا جنازہ مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور باغ احمد قبرستان کراچی میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت کے اعلیٰ درجات سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ذیلی تنظیموں سے درخواست

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کی عظمت اور عالمگیر ذمہ داریوں کے پیش نظر جماعت کی تینوں ذیلی تنظیموں کو تحریک جدید کے ساتھ موثر تعاون کرنے کی ہدایت فرمائی ہے آپ کے ارشاد کا ایک فقرہ درج ذیل ہے۔ فرمایا:۔

"لجنہ اماء اللہ الگ جلسے کریں انصاراللہ الگ جلسے کریں خدام الاحمدیہ الگ جلسے کریں اور تحریک جدید کے مطالبات اور اس کے اصول کو پھر تازہ کیا جائے۔" (مطالبات صفحہ 177)

امید ہے ہر جماعت میں ذیلی تنظیمیں اس پر عمل پیرا ہوں گی۔ تاہم اعلان سال نو پر سات ماہ گزر جانے پر ذیلی تنظیموں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مساعی کا جائزہ لیں اور اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو بقیہ پانچ ماہ کے عرصہ میں اس کمی کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی کوششوں کو بارآور کرے اور حسنات دارین سے نوازے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قرارداد تعزیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ مشرقی افریقہ کے دوران زیمبیا میں متعین جماعت احمدیہ کے معلم Mr. Ibrahim Obenge Mensa ان کی بیگم صاحبہ Mrs. Janet Isa ان کے بیٹے عزیز Adil اور ان کے ہمراہی Mr.Farid Ahmad Zulu ان کی دو بیویاں نیز ایک اور احمدی دوست کے ایک کار ایکسیڈنٹ میں وفات پا جانے کے حادثہ کی روح فرسا خبر مجلس انصاراللہ یو۔کے کیلئے بے حد غم اور رنج والم کا موجب ہوئی۔ نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ یو کے اس سانحہ ارتحال پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور معلم صاحب اور ان کے جملہ ساتھیوں کے عزیز و اقارب مکرم امیر صاحب زیمبیا، مکرم امیر صاحب غانا اور دیگر پسماندگان سے دلی افسوس کا اظہار کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین معلم صاحب کا ایک چھوٹا بیٹا اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے نتیجہ میں اس حادثہ میں محفوظ رہا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو صحت و سلامتی اور خدمت دین سے پر لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(ممبران مجلس انصاراللہ یو۔کے)

اعلان داخلہ

ٹیکسٹائل انسٹیٹیوٹ آف پاکستان کراچی نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) ایم ایس سی ٹیکسٹائل کیمسٹری (ii) بی ایس سی (آنرز) ٹیکسٹائل سائنس (iii) بی ایس سی آنرز (ٹیکسٹائل ڈیزائن ٹیکنالوجی) (iv) بی بی اے (آنرز) Apparel and Merchandizing (v) بی بی اے (آنرز) ٹیکسٹائل مینجمنٹ اینڈ مارکیٹنگ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 22 جولائی 2005ء ہے داخلہ ٹیسٹ لاہور اور کراچی میں 24 جولائی 2005ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 13 جون 2005ء ملاحظہ کریں۔

درخواست دعا

مکرم حمید اللہ خان صاحب جنرل ہسپتال لاہور کی بیٹی مبشرہ صاحبہ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

برصغیر میں صحافت اور طباعت کا ارتقاء اور احمدیہ صحافت کی امتیازی شان

پہلی کتاب چین میں طبع ہوئی۔ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار الحکم تھا

قسط دوم آخر

مکرم حافظ راشد جاوید صاحب

حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کی زیرادارت ایک سہ ماہی رسالہ تشحیذ الاذہان کے نام سے 1906ء کو جاری کیا گیا۔ اس کا مقصد ایک تو دین حق کے نورانی چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنا تھا دوسرے حضرت مسیح موعود گھر میں جو نصائح فرماتے تھے ان کی اشاعت تھا۔ 1922ء تک یہ رسالہ نکلتا رہا پھر حضرت مصلح موعود نے اس کی اشاعت موقوف کر کے اس کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں ضم کر دیا۔ بعد ازاں 1957ء میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی تجویز پر احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے ایک رسالہ کا اجراء کیا گیا جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تشحیذ الاذہان تجویز فرمایا۔ اس کا پہلا شمارہ جون 1957ء میں شائع ہوا بعد ازاں دسمبر 1957ء میں اس کا انتظام خدام الاحمدیہ کے سپرد کر دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج تک یہ رسالہ خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیرانتظام شائع ہو رہا ہے۔

1906ء سے 1912ء تک کے بعض رسائل

اس عرصہ کے دوران جولائی 1906ء میں حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیرنگرانی ''تعلیم الاسلام'' کے نام سے ایک رسالہ جاری ہوا۔ اسی طرح اس دور میں طبیب حاذق کے نام سے بھی ایک رسالہ چھپتا تھا جو طبی معلومات پر مشتمل ہوتا تھا۔ 1907ء کے اوائل میں قادیان سے تفسیر القرآن کے نام سے ایک رسالہ جاری ہوا جو خلافت اولیٰ کے زمانے تک نکلتا رہا۔ 7 جنوری 1910ء سے حضرت میر قاسم علی صاحب نے ''الحق'' کے نام سے دہلی سے ایک رسالہ جاری کیا۔ جب میر صاحب 1915ء میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے تو یہی اخبار قادیان سے ''الفاروق'' کے نام سے شائع ہونے لگا۔ اس کے علاوہ حضرت میر قاسم علی صاحب نے 1911ء میں دہلی سے ''احمدی'' کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا۔ 1911ء میں ''الاسلام'' کے نام سے ایک رسالہ جاری ہوا۔ 1912ء میں شیخ یعقوب علی صاحب نے قادیان سے ''احمدی خاتون'' کے نام سے رسالہ جاری کیا جو کچھ عرصہ بعد بند ہو گیا۔

الفضل کا اجراء

روزنامہ الفضل کا اجراء حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی نے 18 جون 1913ء کو قادیان سے کیا۔ اخبار کا نام حضرت خلیفہ اول نے تجویز فرمایا تھا۔ یہ اخبار شروع میں ہفتہ وار تھا۔ 1915ء سے اسے ہفتہ میں دو بار کر دیا گیا۔ 1927ء میں اسے کچھ عرصہ کے لئے روزانہ کر دیا گیا۔ جبکہ 1930ء میں یہ مستقل طور پر ہفتہ میں چار بار شائع ہونے لگا۔ اجراء سے لے کر 11 مارچ 1914ء تک اسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ایڈیٹر ہونے کا شرف حاصل رہا۔ قیام پاکستان کے بعد آج تک یہ رسالہ جماعت کے جید علماء کی زیر ادارت شائع ہو رہا ہے۔ سوائے ان چند سالوں کے جن میں کالے اور شرمناک قانون کے تحت اس کی اشاعت زبردستی روک دی گئی۔

اس وقت الفضل انٹرنیشنل کے نام سے ہفت روزہ اخبار لندن سے بھی شائع ہو رہا ہے۔ الفضل ربوہ، الفضل انٹرنیشنل اس وقت انٹرنیٹ پر بھی مہیا ہیں۔

ہندوستان سے لاہور منتقل ہونے والا اخبار

روزنامہ الفضل 15 ستمبر 1947ء تک قادیان سے شائع ہوتا رہا اس کے بعد لاہور پاکستان منتقل ہو گیا۔ اور 15 ستمبر کا پرچہ لاہور سے بھی شائع ہوا۔ یہ واحد اخبار تھا جو ہندوستان سے لاہور منتقل ہوا۔ اس بارے میں صحافت کے استاد ڈاکٹر عبدالسلام خورشید لکھتے ہیں کہ ''اتنے غیر ...... اخباروں کی روانگی کے باوجود ہندوستان کا کوئی ...... روزنامہ لاہور نہ آیا۔ البتہ جماعت احمدیہ کا روزنامہ الفضل قادیان سے لاہور منتقل ہو گیا ...... اب یہ ربوہ سے نکلتا ہے۔''

(داستان صحافت ص 126 مکتبہ کاروان)

جماعت احمدیہ کے دیگر اخبارات و رسائل

حضرت میر قاسم علی صاحب سابق ایڈیٹر ''الحق'' کی زیرادارت 1916ء میں ''فاروق'' کے نام سے ہفتہ وار رسالہ جاری ہوا۔ جولائی 1916ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اخبار ''بدر'' کے بند ہو جانے کے بعد ماہوار مجلّہ کی صورت میں ''صادق'' کے نام سے رسالہ جاری کیا۔ یہ پہلی جنگ عظیم کے دوران ہی بعض نامساعد حالات کی وجہ سے بند ہو گیا۔

1919ء کے اوائل میں احمد حسین صاحب فرید آبادی نے ''اتالیق'' کے نام سے بچوں کا ایک رسالہ قادیان سے جاری کیا۔ یہ بھی کچھ عرصہ بعد بند ہو گیا۔ اس کے علاوہ مختلف وقتوں میں رفیق حیات، احمدیہ گزٹ کے نام سے بھی رسائل جاری کئے گئے لیکن وہ کچھ عرصہ بعد بند ہو گئے۔ اس کے علاوہ حضرت میر اسحٰق صاحب کی زیرنگرانی جامعہ احمدیہ کے نام سے ایک رسالہ جاری ہوا۔ 1964ء میں حضرت میر داؤد احمد صاحب مجلّہ جامعہ کا اجراء فرمایا۔ 1931ء میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ''الحکم'' کی بجائے ''سالار'' کے نام سے پرچہ نکالتے رہے مگر یہ الحکم کے دوبارہ اجراء کے ساتھ ہی بند ہو گیا۔ احرار کے پروپیگنڈہ کا جواب دینے کے لئے 1935ء میں ''الھدیٰ'' کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا گیا لیکن جب احرار کے قدموں سے زمین نکل گئی تو رسالہ کی ضرورت باقی نہ رہی۔ ان کے علاوہ ''المبشر، گلدستہ تعلیم الدین، فرقان، الرحمت، الفرقان، المصلح، درویش قادیان، التبلیغ'' کے نام سے بھی رسائل نکلتے رہے لیکن یہ سب محدود مدت کے لئے نکلے ان میں سے جس رسالہ نے جماعت کی نمایاں خدمت کی وہ محترم ثاقب زیروی صاحب کا رسالہ ''لاہور'' تھا جو ان کی وفات کے بعد آج بھی نکل رہا ہے۔ محترم ثاقب صاحب نے 1974ء میں شدید نامساعد اور مخالفانہ حالات کے باوجود اپنے رسالہ کے ذریعہ جماعت کی جو خدمت کی وہ سنہری حروف سے تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اس کے علاوہ کراچی سے المصلح کے نام سے ایک رسالہ اب بھی جاری ہے۔ 1951ء میں ''ماہنامہ درویش'' کے نام سے قادیان سے ایک رسالہ جاری کیا گیا بعد میں جب ''بدر'' اخبار مرکزی حیثیت سے چھپنے لگا تو ماہنامہ درویش بند کر دیا گیا۔ 1951ء میں شیخ عبدالقادر صاحب نے ''التبلیغ'' جاری کیا مارچ 1953ء میں اس کی اشاعت ختم ہو گئی۔

بعض مرکزی رسائل

ماہنامہ مصباح جو کہ احمدی خواتین کا رسالہ ہے۔ اس کا اجراء 1926ء میں قادیان سے ہوا۔ اوائل کے دس گیارہ سال تک اس کی ادارت حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کے سپرد رہی۔ جولائی 1947ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اس کا مکمل انتظام سنبھال لیا۔ آجکل یہ رسالہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کے زیرانتظام شائع ہو رہا ہے۔

ماہنامہ انصار اللہ کا اجراء 1960ء میں ہوا۔ یہ جماعت کے چالیس سال سے اوپر احباب کی تنظیم کا ترجمان ہے اور انصار اللہ پاکستان کے زیرانتظام شائع ہو رہا ہے۔

رسالہ خالد ماہ اکتوبر 1952ء میں جاری ہوا۔ اس رسالہ کا تمام انتظام خدام الاحمدیہ پاکستان کے سپرد ہے۔

اس وقت جماعت اللہ کے فضل سے 178 سے زائد ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ اور جن ممالک میں بڑی بڑی جماعتیں موجود ہیں ان سب میں اللہ کے فضل سے کسی نہ کسی رسالہ کا اجراء ہو چکا ہے۔

جماعت احمدیہ کی صحافت پر ایک نظر

معاشرے کی تعمیر و ترقی میں صحافت کا کردار بہت نمایاں ہوتا ہے۔ ماہرین صحافت کے نزدیک صحافت کے بنیادی طور پر تین مقاصد ہوتے ہیں۔ 1۔ راہنمائی کرنا۔ 2۔ معلومات فراہم کرنا۔ 3۔ تفریح مہیا کرنا اور صحافت کے بنیادی اخلاق میں یہ بات شامل ہے کہ حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش نہ کیا جائے لیکن افسوس کہ اس وقت اکثر ممالک میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص صحافتی اقدار کو پامال کیا جا رہا ہے اور صحافت کے جو بنیادی مقاصد تھے ان کو یکسر پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے برعکس محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی صحافت نے شروع سے ہی راہنمائی کو اپنا بنیادی مقصد قرار دیا۔ جھوٹ اور حقائق سے برعکس مواد کو کبھی اپنے قریب بھی نہیں پھٹکنے دیا۔ تمام احمدی اخبارات و رسائل نے ہمیشہ قوم کی راہنمائی کی۔

قیام پاکستان کے وقت جبکہ مسلمانوں کی تمام مذہبی جماعتیں قیام پاکستان کی مخالف تھیں۔ روزنامہ الفضل نے قائداعظم اور مسلم لیگ کے حق میں بھرپور مہم چلائی۔ 1945ء کے انتخابات میں الفضل نے خصوصی طور پر بہت اہم کردار ادا کیا۔ قیام پاکستان کے معاً بعد جب بھارت نے کشمیر پر حملہ کر دیا تو اس وقت جو جماعتیں جہاد کی ٹھیکیدار بنی ہوئی ہیں وہ اس وقت نہ صرف قیام پاکستان کی مخالف تھیں بلکہ انہوں نے کشمیر میں جہاد کے خلاف فتویٰ دیا۔ ایسے وقت میں روزنامہ الفضل نے کشمیری مجاہدین اور مظلومین کی امداد کے لئے نہ صرف خود تحریک چلائی بلکہ باقی پاکستانی

پریس سے بھی اپیل کی کہ وہ اس میں حصہ لے۔ پھر جنگ ستمبر 65ء میں الفضل نے بھرپور کردار ادا کیا اور تقریباً ایک ماہ تک اپنے اداریوں اور مضامین کے ذریعہ قوم میں قربانی کے جذبہ کو ابھارا اور کشمیر کے مسئلہ کے حل کی طرف اقوام متحدہ کی توجہ مبذول کروائی۔ جب بھی ضرورت پڑی الفضل اور دیگر جماعتی رسائل نے ملک کے استحکام کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

آزادی صحافت اور جماعت احمدیہ

آزادی اظہار انسان کا بنیادی حق ہے اسی بناء پر آج آزادی صحافت کا بہت زیادہ پرچار کیا جاتا ہے اور صحافت کی آزادی کو کسی بھی مملکت کی بہتری کے لئے ضروری تصور کیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ نے ہمیشہ قانون، اعلیٰ اخلاقی روایات اور صحافتی اقدار کے دائرے میں صحافت کی آزادی کے حوالے سے مثبت کردار ادا کرنے کی توفیق پائی ہے۔ 1930ء میں جب کانگرس نے بعض معروف مسلم اخبارات ''انقلاب'' اور ''سیاست'' کو بند کئے جانے اور ان پر پکٹنگ لگانے کی دھمکی دی جس سے کانگرس کا مقصد تھا کہ ان مسلم اخبارات کا گلا گھونٹ دیا جائے جو عوام الناس کو کانگرسی شورش کے خطرات سے آگاہ کرتے ہیں۔ اس موقع پر قادیان سے جماعت احمدیہ کے ناظر امور خارجہ نے اخبار انقلاب و سیاست کو ایک ٹیلیگرام دی جس میں کانگرس کی دھمکیوں کے پیش نظر اخبارات کی حفاظت کے لئے قادیان سے آدمی بھجوانے کی پیشکش کی گئی تھی۔ یہ ٹیلیگرام اخبار انقلاب نے اپنے 29 مئی 1930ء کے شمارے میں ''احمدی بھی انقلاب کی حفاظت کے لئے تیار ہیں'' کے عنوان سے شائع کی اور بعد ازاں لکھا کہ ہم جماعت احمدیہ کے تہہ دل سے ممنون ہیں ہمیں یقین ہے کہ ان کی طرح ہر (مومن) اس خادم جریدے کی حفاظت کے لئے کمر بستہ ہے۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد نمبر 6 ص 223)

لیکن افسوس صد افسوس کہ قیام پاکستان کے بعد جماعت احمدیہ کی صحافت پر جس طرح پابندیاں لگائی گئیں وہ آزادی صحافت کے ماتھے پر کلنک کے ٹیکہ سے کم کی حیثیت نہیں رکھتیں۔ گو 1953ء میں بھی جماعت احمدیہ کے اخبار الفضل پر ایک سال کے لئے پابندی لگائی گئی تھی لیکن 1974ء اور 1984ء میں جماعتی صحافت پر جو پابندیاں لگائی گئیں وہ اس آزاد اور جمہوری دور کی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہیں۔ جماعتی اخبارات و رسائل پر جن الزامات کے تحت مقدمات قائم کئے گئے وہ اس قدر مضحکہ خیز ہیں کہ کل کا مؤرخ جب تعصب کی عینک اتار کر ان کا ذکر کرے گا تو پوری قوم کا سر شرم سے جھک جائے گا۔

جماعت احمدیہ کی صحافت کے خلاف درج کل مقدمات کی تعداد 100 سے زائد ہے۔

پوپ کے انتخاب کا طریق کار

خالد سیف اللہ خان صاحب

پوپ اور پاپا کا ماخذ ایک ہی ہے۔ کیتھولک عیسائی پوپ کو فادر یا باپ بھی کہتے ہیں۔ پوپ کا سرکاری عہدہ Supreme Pontiff کہلاتا ہے۔ یہ لفظ لاطینی ہے جس کے معنے پُل کے ہیں۔ اس لئے انجیل کی صحیح تشریح بھی انہیں کا حق ہے۔ اس بات کو پروٹسٹنٹ اور دوسرے غیر کیتھولک تسلیم نہیں کرتے۔

چرچ کے Canon law کے مطابق پوپ کو اس کے عہدہ سے معزول نہیں کیا جاسکتا، نہ اس کو استعفیٰ دینے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ البتہ خود پوپ کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ اگر کسی وقت اپنے آپ کو اس ذمہ داری کے ادا کرنے کے قابل نہ پائے تو ازخود اپنے عہدہ سے دستبردار ہوسکتا ہے۔ کوئی ایسا ادارہ اس کے اوپر نگران نہیں جس کو وہ اپنا استعفیٰ پیش کرے۔ پس خود ایک تحریر لکھ کر دستبردار (Abdicate) ہوسکتا ہے۔

تاریخ عیسائیت میں اب تک چھ پوپ اپنے عہدہ سے دستبردار ہوچکے ہیں جن کے نام ہیں: 235 عیسوی میں Pontian، 537 عیسوی میں Silverius، 109 میں John XVIII، 1045 عیسوی میں Benedict IX، 1294ء میں Celestine V اور 1415 عیسوی میں GregoryXII۔

اگر پوپ کی صحت ایسی گر جائے کہ وہ کام نہ کر سکے اور نہ وہ دستبردار ہو تو پھر اس کے معتمدین یعنی اس کی کیبنٹ، پرائیویٹ سیکرٹری وغیرہ اس کے نام پر فیصلے کرتے اور کام چلاتے ہیں۔ لیکن اگر صورت حال غیر یقینی ہو تو اہم فیصلے کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

جب ایک پوپ فوت ہو جاتا ہے تو اس کے جانشین کے انتخاب تک کے عرصہ کو Vecante Sede (یعنی Vacant See) کہا جاتا ہے۔ اس عرصہ کے دوران وہ کارڈینل جو چرچ کے منتظم اعلیٰ یا میر حاجب اور خزانچی ہوتے ہیں اور Chamberlain کہلاتے ہیں وہ عارضی نگران کے طور پر کام چلاتے ہیں لیکن سوائے انتخابی کاموں کے اور کوئی اہم فیصلہ نہیں کر سکتے۔ جب کوئی پوپ فوت ہوتا ہے تو سب سے پہلے انہیں کو اطلاع دی جاتی ہے اور صرف وہی پوپ کی وفات کی تصدیق کر کے اس کا اعلان کرنے کے مجاز ہوتے ہیں۔

پوپ کا انتخاب ایک انتخابی ادارہ (Electoral College) کرتا ہے جو آج کل 58 ممالک کے 120 کارڈینلز (Cardinals) پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان میں سے تین ایسے ہیں جو 80 سال سے اوپر کی عمر کے ہیں۔ وہ انتخاب سے پہلے مشورہ میں شامل ہوسکتے ہیں لیکن انتخاب میں شریک نہیں ہوسکتے۔ اس لئے عملاً یہ کالج 117 افراد پر مشتمل ہے۔

انتخابی ادارہ کی کوشش ہوتی ہے کہ پوپ کی مسند پر ایسا شخص بیٹھے جس کی صحت اچھی ہو، جس میں روحانیت پائی جاتی ہو، اس کی عمر 64 اور 74 سال کے درمیان ہو تا کہ اس کی پاپائیت کا عرصہ نہ تو بہت مختصر ہو نہ بہت لمبا۔ اگرچہ چرچ کے قانون کے مطابق امیدوار کے لئے صرف کیتھولک عقیدہ کا ہونا ضروری ہے اس لئے پریسٹ (Priest) یا کارڈینل ہونا ضروری نہیں۔ لیکن ہوتے عموماً وہی ہیں جو کارڈینل وغیرہ ہوں۔ دینی مدرسہ کے فارغ التحصیل ہوں بالخصوص روم کے مرکزی مدرسہ سے۔

قانون کی رو سے تو اس کا تعلق دنیا کے کسی ملک سے ہوسکتا ہے لیکن بوجہ عیسائیت کا مرکز ہونے کے اٹلی والوں کا حق فائز سمجھا جاتا ہے۔ پوپ کیلئے ضروری ہے کہ اطالوی زبان اچھی طرح بول سکتا ہو۔ مغربی یورپ کے کلچر سے پوری طرح شناسا ہو اور اس کی عمر اپنے مذہب کی خدمت میں گزری ہو۔

پوپ کا انتخاب خاصہ مشکل اور دقّت طلب کام ہوتا ہے۔ بارھویں صدی عیسوی سے College of Cardinal کے ذریعہ سے انتخاب کا طریق رائج ہوا۔ شروع شروع میں تو انتخاب کے موقعہ پر بہت اختلاف پیدا ہو جایا کرتے تھے جس کی وجہ سے تیرھویں اور چودھویں صدی میں ایک پوپ کی وفات پر دوسرے کے انتخاب تک لمبے لمبے وقفے پڑ جایا کرتے تھے۔ تنگ آ کر ایک طریق یہ نکالا گیا کہ کالج کے ممبران کو ایک کمرہ میں بند کر دیتے تھے جس کو Conclave کہا جاتا ہے۔ اس کمرہ کو باہر سے تالا لگا دیتے تھے اور اسی وقت کھولتے تھے جب ان کی اکثریت کسی ایک نام پر متفق ہو جاتی تھی۔ ممبران کے علاوہ کسی کو اس کمرہ میں جانے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔ چونکہ ان کو روٹی پانی کسی طریق سے اندر پہنچا دیا جاتا تھا اس لئے پھر بھی کئی کئی دن لگ جایا کرتے تھے۔ آخر انہوں نے فیصلہ کیا کہ آئندہ وہ روزے رکھیں گے اور ان کو کھانا بھی نہیں دیا جائے گا۔ بھوک سے تنگ آ کر وہ جلد انتخاب کر لیا کرتے تھے۔ یہ طریق ابھی بھی رائج ہے اگرچہ روٹی پانی اب مہیا کر دی جاتی ہے۔ اگر تین دن تک صبح و شام دو دو دفعہ بیلٹ کرنے کے بعد بھی فیصلہ نہ ہوسکے تو چوتھے روز دعا اور مشورہ کے لئے ناغہ کیا جاتا ہے۔ سولھویں صدی عیسوی سے یہ Conclave روم کے Sistine Chapel میں منعقد ہوتا ہے۔ موجودہ قانون کے مطابق انتخابی ادارہ کے ارکان پوپ کی وفات کے پندرہ بیس دن بعد Conclave میں چلے جاتے ہیں۔ پوپ کو اختیار ہوتا ہے کہ اپنے پیچھے آنے والے کے لئے انتخابی قانون میں تبدیلی کر سکے۔ آج کل پوپ کے لئے دو تہائی ووٹ درکار ہوتے ہیں۔ لیکن اگر کئی دن بعد بھی اتنی تعداد کسی نام پر متفق نہ ہوسکے تو یہ ادارہ بھی معمولی اکثریت سے منتخب کر سکتا ہے۔ کارڈینلز کو نوٹس وغیرہ لینے کے لئے بہت تھوڑا کاغذ دیا جاتا ہے اور ہر ایک یا دو بیلٹ پیپر اور وہ نوٹس جلا کر ضائع کر دیئے جاتے ہیں تا اس کارروائی کو خفیہ رکھا جاسکے۔

کمرہ انتخاب کے اندر ایک انگیٹھی ہوتی ہے۔ ہر دفعہ جب ووٹ ڈالے جاتے ہیں تو بعض خاص کیمیکلز ڈال کر دھواں باہر نکالا جاتا ہے جو بالکل سفید ہوتا ہے یا بالکل سیاہ۔ سیاہ دھوئیں کا مطلب ہوتا ہے کہ اس بار بھی کوئی فیصلہ نہیں ہوسکا۔ اور سفید دھوئیں کا مطلب ہوتا ہے کہ پوپ کے انتخاب پر اتفاق ہو گیا ہے۔ ہزاروں لوگ صبح و شام اس انگیٹھی سے نکلنے والے دھوئیں کا رنگ بے چینی سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆......☆

احمدی نوجوانوں کی ذمہ داری

صحافت کا فن اور پیشہ اتنا ہی پرانا ہے جتنی نوع انسانی کی تاریخ ہے۔ وقت اور حالات کے تحت اس کے انداز مختلف رہے ہیں۔ اس دور میں صحافت بہت زیادہ اہمیت اختیار کر چکی ہے۔ اس وقت دنیا میں ہونے والے سیاسی اور سماجی تغیرات میں صحافت بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ کسی بھی ملک کی بنیاد چار ستونوں پر ہوتی ہے۔ ان میں عدلیہ، مقنّنہ اور انتظامیہ کے تین ستون ہوتے ہیں جبکہ صحافت کو چوتھا ستون قرار دیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے تو صحافت کی اس لئے بھی بہت زیادہ اہمیت ہے کہ صحافت کی تمام تر ترقی قرآنی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے صحافت کی اہمیت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے دو ابتدائی اخبارات (الحکم اور البدر) کو جماعت کے دو باز و قرار دیا تھا۔ پھر جماعت کے تمام خلفاء صحافت کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ حضرت مصلح موعود بانی خدام الاحمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تو بعض نوجوانوں کو باقاعدہ صحافت کی تربیت کے لئے بھجوایا۔ اس طرح ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی جماعت کے نوجوانوں کو تلقین فرمائی کہ وہ صحافت کے شعبہ کی طرف متوجہ ہوں۔ ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے احمدی نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ صحافت کو بطور پروفیشن اپنانے کی طرف بھی توجہ کریں کیونکہ اس کے ذریعے نظریات کی تبدیلی میں اہم کردار ادا کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان کا دورہ ویسٹ انڈیز ٹیسٹ کرکٹ کے حوالے سے

مکرم عبدالحلیم سحر صاحب

پاکستان کی کرکٹ ٹیم نے انضمام الحق کی کپتانی میں اپنا ویسٹ انڈیز کا دورہ مکمل کرلیا ہے۔اس سیریز میں 2ٹیسٹ میچ کھیلے گئے ۔گو کہ پاکستان کی ٹیم نوجوان کھلاڑیوں پر مشتمل ہے ان میں کھیلنے اور مقابلے کا جذبہ موجود ہے ۔لیکن ابھی تجربہ کی بہت کمی ہے ٹیسٹ کرکٹ کا ایک اپنا ٹیمپو ہوتا ہے ۔پورے دھیان اور صبر کے ساتھ اننگز کھیلنی پڑتی ہے۔

ویسٹ انڈیز کی ٹیم بھی بالکل نئی ہے اور تجربات سے گزر رہی ہے یہی ٹیم کبھی کالی اندھی کے نام سے مشہور تھی بڑی بڑی ٹیموں کو اس کے بالر تہس نہس کردیا کرتے تھے ۔ویسٹ انڈیز کے بالروں کا مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ان عظیم بالروں میں رابرٹس،کرافٹ ۔مائیکل ہولڈنگ،گارنر اور میلکم مارشل جیسے مشہور بالر تھے اسی طرح بیٹنگ میں بھی بڑے بڑے نام تھے ان میں سرگیری سوبرز ،رچرڈز ،گرینج، کلائیو لائیڈ اور ڈیسمنڈ جیسے شہرہ آفاق کھلاڑی موجود تھے۔اسی طرح پاکستان کے پاس فاسٹ بالرز میں ایسے نام تھے جو دنیا کی کسی ٹیم کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتے تھے ان میں فضل محمود (اوول کے ہیرو) خان محمد، آصف مسعود،سرفراز نواز ،عمران خان ،وسیم اکرم اور وقار یونس جیسے ورلڈ کلاس بالرز موجود تھے ،اسطرح دونوں ٹیمیں بہت مضبوط اور شاندار کرکٹ کھیلنے والی تھیں دلچسپ بات یہ ہے کہ ویسٹ انڈیز کی ٹیم جب کلائیو لائیڈ کی قیادت میں دنیا کی تمام ٹیموں کو شکست دیتی تھی اس وقت ان کے الفاظ تھے کہ ہم سب سے زیادہ پاکستان کی کرکٹ ٹیم سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ پاکستان کی بیٹنگ لائن بھی اس وقت کی بہترین لائن تھی اس میں دنیا کے مشہور سٹروک پلیئر موجود تھے جو ٹیسٹ کرکٹ کی لمبی اننگز کھیلنے کا تجربہ رکھتے تھے ان میں حنیف محمد، ظہیر عباس، ماجد خان، آصف اقبال، صادق محمد، مشتاق محمد، جاوید میاں داد اور وسیم راجہ جیسے بلے باز موجود تھے۔

اس زمانے میں کرکٹ بڑے شوق سے دیکھی جاتی تھی بہترین بیٹنگ اور بہتریں باؤلنگ دیکھنے کو ملتی تھی اور سخت مقابلے کے بعد کوئی ٹیم کامیابی حاصل کرتی تھی۔اب ہم پاکستان اور ویسٹ انڈیز کی ٹیموں کے کرکٹ کے لحاظ سے دورہ جات کا جائزہ لیتے ہیں۔

اس دورہ سے قبل پاکستان کی ٹیم پانچ مرتبہ ویسٹ انڈیز کا دورہ کرچکی ہے اور جواب میں ویسٹ انڈیز (6) مرتبہ پاکستان آچکی ہے۔آخری بار ویسٹ انڈیز کا دورہ 11-9 کے سیکیورٹی رسک کی وجہ سے ملتوی ہو گیا تھا۔ لیکن پاکستان کی تجویز پر 2001/2000 دبئی میں یہ سیریز منتقل کردی گئی تھی وہاں دو ٹیسٹ کھیلے گئے جو دونوں پاکستان نے جیت لئے۔

اب تک پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان کل 39 ٹیسٹ کھیلے گے ہیں جن میں سے 13 میں ویسٹ انڈیز نے کامیابی حاصل کی اور 12 میں پاکستان نے کامیابی حاصل کی 14 میچ بغیر فیصلہ کے ختم ہوئے۔

ویسٹ انڈیز کی سرزمین پر پاکستان نے اب تک 19 ٹیسٹ میچ کھیلے 9 میچوں میں ویسٹ انڈیز نے فتح حاصل کی 3 میچ پاکستان نے جیتے جبکہ 7 میچ ڈرا ہوئے۔ پاکستان میں ویسٹ انڈیز نے کل 18 میچ کھیلے جس میں 7 پاکستان نے جیتے اور 4 ویسٹ انڈیز نے جیتے اور 7 ڈرا ہوئے۔غیر جانبدار مقام پر کھیلے گئے دونوں میچوں میں پاکستان نے فتح حاصل کی ۔ٹیسٹ کرکٹ میں تقریباً دونوں ٹیمیں برابر ہیں۔

پاکستان کی ٹیم پہلی مرتبہ 58/1957 میں عبدالحفیظ کاردار کی قیادت میں ویسٹ انڈیز گئی ۔ کاردار پاکستان کے سب سے پہلے کپتان تھے۔ویسٹ انڈیز کے کپتان الیگزینڈر تھے یہ دورہ پانچ ٹیسٹ میچوں کا تھا۔اس سیریز کا پہلا میچ کنگسٹن میں کھیلا گیا۔جہاں لٹل ماسٹر حنیف محمد کی 337 ریکارڈ اننگز نے تاریخی اور یادگار بنا دیا ۔ اس یادگار میچ میں ہنٹی اور ویکس نے سنچریاں سکور کیں ۔اس طرح یہ ٹیسٹ میچ بغیر فیصلہ کے ختم ہوگیا۔

دوسرا ٹیسٹ کوئینز پارک میں کھیلا گیا جو ویسٹ انڈیز نے 120 رنز سے جیت لیا اور 1/0 سے سیریز میں برتری حاصل کرلی تیسرا ٹیسٹ میچ ایک بار پھر تاریخ کے لحاظ سے یادگار بن گیا۔جسمیں ویسٹ انڈیز کے عظیم کھلاڑی گیری سوبرز اور ہنٹی کی طویل ترین رفاقت میں جس میں 365 سوبرز 260 ہنٹی نے شاندار اننگز کھیلی ۔چوتھا ٹیسٹ بورڈ کے مقام پر کھیلا گیا اور یہ میچ ویسٹ انڈیز نے 8 وکٹوں سے جیت لیا۔اس میچ میں سعید احمد نے 150 رنز کی یادگار اننگز کھیلی لیکن وہ اپنی ٹیم کو شکست سے نہ بچا سکے۔

اس سیریز کا آخری میچ جسمیں وزیر محمد نے 189 کی ریکارڈ اننگز کھیلی جس کی بدولت پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو ایک اننگز اور 1 رنز سے ہرا دیا یہ وزیر محمد کی اس سیریز کی دوسری سنچری تھی۔

پاکستان کی کرکٹ ٹیم دوسری ٹیسٹ سیریز کے لئے مشتاق محمد کی قیادت میں 77-1976 وہاں گئی۔ مقابلہ پر کلائیو لائیڈ کپتان تھے ۔اس سیریز میں کل پانچ ٹیسٹ میچ کھیلنے کا پروگرام تھا۔ پہلا ٹیسٹ ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہوگیا اس میچ کی خاص بات وسیم حسن راجہ اور کلائیو لائیڈ کی سنچریاں تھیں۔دوسرا ٹیسٹ کوئیز پارک کے میدان میں کھیلا گیا اور ویسٹ انڈیز یہ میچ 6 وکٹوں سے جیت گیا۔اس میچ میں فریڈرکس نے شاندار سنچری سکور کی۔ تیسرا ٹیسٹ بورڈ میں کھیلا گیا اس میچ کا فیصلہ نہ ہوسکا۔اس میچ میں ماجد خان اور بار شلنگ نے سنچریاں بنائیں۔کوئینز پارک میں چوتھا ٹیسٹ ہوا یہ پاکستان نے 266 رنز سے جیت لیا۔ اسطرح سیریز 1-1 سے برابر ہوگی اس میچ کو جتوانے میں کپتان مشتاق محمد کا کردار نمایاں رہا۔آخری ٹیسٹ انتہائی اہم تھا اسمیں سٹار بلے باز آصف اقبال نے 140 کی بڑی اننگز کھیلی لیکن پاکستان یہ میچ ہار گیا۔ ویسٹ انڈیز کی جیت میں گورڈن گرینج کی 100 کی اننگز نے اہم کام دکھایا 88-1987 میں عمران خان کی قیادت میں ٹیم ویسٹ انڈیز گئی اس سیریز میں جاوید میاں داد نے دو سنچریاں بنائیں ۔یہ میچ امپائرنگ کے لحاظ سے کافی پست تھا سیریز کے آخری میچ میں ویسٹ انڈیز کے فاسٹ باؤلر میلکم مارشل نے 9 وکٹیں لیکر جیت میں اہم کردار ادا کیا یہ سیریز 1-1 سے برابر رہی 93-1992 میں ٹیم وسیم اکرم کی قیادت میں ایک بار پھر ویسٹ انڈیز گئی ۔ جبکہ ویسٹ انڈیز کی قیادت رچی رچرڈسن کر رہے تھے یہ سیریز ویسٹ انڈیز نے 0-2 سے جیت لی ۔ آخری ٹیسٹ میں انضمام الحق نے شاندار سنچری سکور کی ہینز نے اس سیریز میں دو سنچریاں بنائیں۔

2000-1999 میں پاکستان کے وکٹ کیپر معین خان کی قیادت میں ٹیم ویسٹ انڈیز گئی۔ پہلے میچ میں انضمام الحق نے شاندار سنچری سکور کی لیکن یہ میچ برابر ہوگیا کنگسٹن میں یوسف یوحنا اور عمران نذیر نے پاکستان کی طرف سے شاندار سنچریاں سکور کیں۔ ویسٹ انڈیز کی طرف سے ویول ہائینڈ نے سنچری بنائی۔اینٹیگا میں یوسف یوحنا ایک مرتبہ پھر سنچری بنانے میں کامیاب رہے اس میچ میں وسیم اکرم نے 11 وکٹیں حاصل کیں لیکن ٹیم کو پھر بھی کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔جمی ایڈم اور کورٹنی والش وکٹ پر موجود رہے۔ اس میچ میں امپائرنگ کا معیار انتہائی ناقص تھا۔والش واضح طور پر کیچ اوٗٹ ہوئے۔آوٗٹ قرار نہ پائے۔ اب تک ویسٹ انڈیز نے پاکستان کے خلاف 5 سیریز جیتی ہے جبکہ پاکستان 3 بار سیریز جیتنے میں کامیاب رہا دلچسپ بات یہ ہے پاکستان اور ویسٹ انڈیز کی طرف سے 7-7 کھلاڑی 90 کے درمیان آوٗٹ ہوئے اور 100 نہ کرسکے۔ رچی رچرڈسن 1091 رنز کے ساتھ سب سے زیادہ سکور کرنے والا کھلاڑی ہے ۔پاکستان کی طرف سے وسیم حسن راجہ 11 میچوں میں 919 رنز کے ساتھ پہلے نمبر پر ہیں اور انضمام الحق 11 میچوں میں تین سنچریوں کے ساتھ 840 رنز بنا چکے ہیں دنیا کی بہترین ٹیم پاکستان اس وقت فاسٹ باؤلر کے بغیر کھیل رہی ہے جبکہ پاکستان کے باؤلنگ اٹیک نے دنیا کی بہترین ٹیموں کو ماضی میں پریشان کرکے رکھ دیا تھا۔لیکن حیرت کی بات ہے کہ غیر ملکی دورہ کے لئے ایک بھی فاسٹ باؤلر نہیں ہے۔ رانا نوید اور شبیر احمد اس پائے کے بالر نہیں ہیں کہ جو بیٹسمینوں کو پریشان کرسکیں ۔یہ پاکستانی ٹیم کے لئے المیہ ہے ایک میڈیم فاسٹ بالر اٹیک کر رہا ہے ویسٹ انڈیز کی ٹیم اس وقت دنیا کی کمزور ترین ٹیم گنی جاتی ہے۔پاکستان وہاں جا کر ٹیسٹ میچ میں ہار گیا۔ پاکستان کو اس وقت لمبی اننگز کھیلنے کے لئے بلے بازوں کی ضرورت ہے جو مشکل حالات میں اپنے کھیل کا مظاہرہ کرسکیں ۔باؤلنگ اٹیک اس وقت اتنا مضبوط نہیں کہ وہ واضح طور پر میچ کا فیصلہ کرسکے۔

گو کہ پاکستان نے دوسرے ٹیسٹ میچ میں ویسٹ انڈیز کو آوٗٹ کلاس کردیا اور 136 رنز سے میچ جیت کر سیریز برابر کردی اس ٹیسٹ میچ میں پاکستان کی بیٹنگ اور باؤلنگ کافی بہتر رہی لیکن یاد رہے کہ ویسٹ انڈیز کی ٹیم اس وقت درمیانے درجہ کی ٹیم ہے آگے چل کر ہمارا مقابلہ انگلینڈ ،آسٹریلیا ،اور جنوبی افریقہ جیسی مضبوط ٹیموں سے ہوگا ان ٹیموں کی کارگردگی اور رینکنگ کے لحاظ سے ہمیں اپنا باؤلنگ اٹیک مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہوگا۔پاکستان میں ٹیلنٹ کی کبھی بھی کمی نہیں رہی فوری طور پر 10 سے 15 تک اچھے فاسٹ بالر کا میرٹ پر مختلف حصوں سے انتخاب کرکے ان کی ماہر کھلاڑیوں کی زیر نگرانی ٹریننگ کروائی جائے انکو باؤلنگ کے ٹرک (Tricks) سکھائے جائیں باؤلنگ ایکشن درست کئے جائیں ان سونگ (Swing) اور آوٗٹ سونگ میں ماسٹر بنایا جائے سپیڈ کے ساتھ ساتھ لائن اور لینتھ کا لحاظ رکھا جائے اسطرح ہمیں بہترین باؤلنگ اٹیک چھ سات ماہ میں مل سکتا ہے۔

اب ہم موجودہ سیریز کے دونوں میچوں کا جائزہ لیتے ہیں کہ دونوں ٹیموں کی طرف سے کس کس کھلاڑی نے کیا کیا کارکردگی دکھائی ۔پہلا ٹیسٹ میچ برج ٹاؤن میں کھیلا گیا ویسٹ انڈیز نے پہلی اننگز میں 345 رنز بنائے جواب میں پاکستان کی پوری ٹیم 144 رنز بنا کر آوٗٹ ہوگئی ویسٹ انڈیز کے فیڈل ایڈورڈ نے 5 کھلاڑی صرف 38 رنز دے کر آوٗٹ کئے۔ویسٹ انڈیز نے دوسری اننگز میں پاکستان کو فالو آن کی بجائے خود بیٹنگ کی اور 371 رنز بنا کر پاکستان کو 573 رنز کا بڑا ٹارگٹ دیا۔شاہد آفریدی کی بہترین سنچری کے باوجود پاکستان یہ میچ ہار گیا آفریدی نے پہلے 50 رنز صرف 38 بالوں پر بنائے آفریدی نے اپنی تیسری ٹیسٹ سنچری بنائی۔ آفریدی نے 95 بالوں پر 122 رنز بنائے ۔پاکستان کی پوری ٹیم 296 رنز بنا کر آوٗٹ ہوگئی اسطرح چندر پال نے کپتان بننے کے بعد پہلی فتح حاصل کی ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ چندر پال نے پاکستان کے خلاف اپنی پہلی ٹیسٹ سنچری بنائی اور 153 رنز بنا کر ناٹ آوٗٹ رہے۔پہلی اننگز

غزل

درد کا ساز چھڑا، شور مچا، ہوک اٹھی
دل کے نغمات چھنے، ہوش اڑے، آنکھ پھٹی

ناگہاں غیب میں تھا نالہ و فریاد کا رنگ
شبِ تاریک اسی آہ میں زاری میں کٹی

ہاتھ اٹھ اٹھ کے اٹھے جب بھی دعاؤں کیلئے
کاسۂ درد میں پھر آس کی اک بیل اگی

تیری یادوں کے طلسمات میں کھوئے ہی رہے
یہ وہ زنداں تھا ہمیں جس سے رہائی نہ ملی

وار پر وار کئے اس نے تسلسل سے حلیم
ہم نے ہنس ہنس کے کہا، اور سہی اور سہی

حافظ عبدالحلیم

میں لارا نے 130 رنز بنائے۔

یاد رہے کہ اس سے قبل ویسٹ انڈیز 0-2 جنوبی افریقہ سے ٹیسٹ سیریز اور 0-5 سے ون ڈے سیریز ہار چکا ہے اسی طرح 0-3 سے پاکستان سے بھی ون ڈے سیریز ہار چکا تھا۔ پہلے ٹیسٹ میچ میں انضمام الحق، یوسف یوحنا، اور شعیب ملک شامل نہیں تھے۔

دوسرا ٹیسٹ میچ 3 جون تا 7 جون 2005ء تک کھیلا گیا۔ جو پاکستان نے 136 رنز سے جیت لیا اور سیریز 1-1 سے برابر کر دی پاکستان نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 374 رنز بنائے اسمیں 106 یونس خان کے 51 عاصم کمال کے اور 50 رنز انضمام الحق نے بنائے جواب میں ویسٹ انڈیز نے 404 سکور کئے جس میں لارا نے 153 رنز کی شاندار اننگز کھیلی۔ شبیر احمد نے 64 رنز دیکر 4 کھلاڑی آؤٹ کئے اسطرح ویسٹ انڈیز کی برتری 30 کی تھی۔ دوسری اننگز میں پاکستان نے 309 رنز بنائے ایک موقع پر پاکستان کے دونوں اوپنر تھوڑے سکور پر آؤٹ ہو گے۔ اس وقت انضمام الحق نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا اور 117 رنز بنائے۔ اس طرح ویسٹ انڈیز کو میچ جیتنے کے لئے 280 رنز کا ٹارگٹ ملا لیکن دانش کنیریا اور شبیر احمد کی بہترین باؤلنگ کے آگے کوئی ویسٹ انڈیز کا کھلاڑی جم کر نہ کھیل سکا اور پوری ٹیم 143 رنز پر آؤٹ ہو گئی دانش کنیریا نے 46 رنز دیکر 5 اور شبیر احمد نے 55 رنز دیکر 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ دانش کنیریا مین آف دی میچ قرار پائے دانش کنیریا اب تک 11 دفعہ ایک ٹیسٹ میں پانچ کھلاڑی آؤٹ کرنے والے باؤلر ہو گئے ہیں۔

اس دو ٹیسٹ کی سیریز میں لارا مین آف دی سیریز قرار پائے۔

دوسرے ٹیسٹ میچ میں پاکستان کے وکٹ کیپر کامران اکمل نے بہترین وکٹ کیپنگ کا مظاہرہ کیا۔ بہر حال پاکستان نے دوسرے ٹیسٹ میں کامیابی حاصل کر کے سیریز تو برابر کر دی لیکن آگے چل کے جن ٹیموں سے مقابلہ کرنا ہے وہ ویسٹ انڈیز سے بہت زیادہ مضبوط ہیں اس لئے پاکستان کو بیٹنگ کے شعبہ کے ساتھ ساتھ باؤلنگ کے میدان میں اٹیک کو مضبوط کرنا ہوگا۔

اس سیریز کے بعد اعداد و شمار بدل گئے ہیں اب ویسٹ انڈیز کی سرزمین پر پاکستان نے 21 ٹیسٹ کھیلے جن میں 10 میچ ویسٹ انڈیز اور 4 میچ پاکستان نے جیتے ہیں اور اب تک کل 41 ٹیسٹ ہو چکے ہیں 14 ویسٹ انڈیز نے جیتے اور 13 پاکستان نے جیتے ہیں۔

اس سے قبل وسیم حسن راجہ ویسٹ انڈیز کے خلاف سب سے زیادہ سکور کرنے والے کھلاڑی تھے اُنہوں نے 11 میچوں میں 909 سکور بنائے تھے۔ لیکن اس سیریز کے بعد اب انضمام الحق 12 میچوں میں 4 سنچریوں کے ساتھ 1007 سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑی بن گئے ہیں۔

مکرم سید حسین احمد صاحب

سکواڈرن لیڈر (ر) قاضی محمد شفیق صاحب کی یاد میں

مکرم قاضی محمد شفیق صاحب 18/ فروری 2005ء کو سڑک کے ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ آپ نے 24 سال کی عمر میں 1948ء میں وصیت کی تھی۔ پیدائش 1924ء کی تھی۔ آپ کے والد حضرت قاضی کریم اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ جن کی وفات 1947ء میں ہوئی۔ ان کا قادیان کے قریبی گاؤں فیض اللہ چک سے تعلق تھا۔ اور فارسٹ آفیسر تھے۔ 1900 میں خطبہ الہامیہ کے موقعہ پہ بیت اقصیٰ قادیان میں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ موجود تھے۔

قاضی محمد شفیق صاحب نے دھاریوال مشن سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اور 1944ء میں ایئر فورس کی انجینئرنگ برانچ میں ملازمت شروع کی۔ آپ 1952ء تا 1955ء لندن میں ٹریننگ کے لئے مقیم رہے۔ جہاں بیت الفضل لندن کے مربیان سلسلہ کے ساتھ آپ کا رابطہ ہمیشہ قائم رہا۔ آپ نے نوجوانی کے زمانہ میں ہی داڑھی رکھ لی تھی اور سرکاری ملازمت کے دوران آپ نیک نمازی اور جفاکش افسر کے طور پر عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ نے پشاور، کراچی، کامرہ، راولپنڈی اور رسالپور میں خدمات سرانجام دیں۔

رسالپور میں آپ کا مکان جماعتی سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ جہاں آپ 32 سال تک صدر جماعت رہے۔ اجلاسات اور تربیتی پروگرام ان کے گھر منعقد ہوتے۔ 1996ء تک جمعہ بھی انہی کے گھر ہوتا رہا۔ آپ کو متعدد مرتبہ مرکزی وفود کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کی اہلیہ مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ بنت قاضی محمد لطیف صاحب ہمیشہ جماعتی پروگراموں اور مہمانوں کے باعث خوش رہتیں اور ان کی خوب خدمت کرتیں۔ اہلیہ کا انتقال 1983ء میں ہوا تھا۔

مکرم قاضی محمد شفیق صاحب کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث آپ کے مکان F-8/1 اسلام آباد میں 1974ء میں قومی اسمبلی کی کارروائی کے سلسلہ میں فروکش رہے۔ آپ نے حضور انور کی خدمت میں اپنے دونوں جڑواں مکان پیش کر دیئے۔ اور خود دیگر خدام کی طرح مختلف ڈیوٹیوں میں مصروف رہتے۔ ایک روز حضور نے چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت راولپنڈی کو فرمایا کہ ہماری میزبان سے تو ملاقات کرائیں۔ جب قاضی صاحب حضور سے ملے تو حضور نے فرمایا ہم تو آپ کو ڈیوٹی والے خدام میں سمجھتے تھے۔ حضور انور نے ایک مکان کا نام دارالسلام اور دوسرے کا دارالامن تجویز فرمایا۔ حضور کا قیام دارالامن میں رہا۔

قاضی صاحب کو خلفاء سلسلہ اور بزرگان جماعت کے ساتھ بہت عقیدت تھی خلفاء اور بزرگان کو بڑی باقاعدگی سے دعائیہ خطوط تحریر کرتے۔ قاضی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو تحریر کیا کہ میرا نام عبدالشفیق ہے۔ حضور نے جواباً لکھا کہ یہ نام درست نہیں اس کو محمد شفیق کر لیں۔

آپ کو دعوت الی اللہ میں بہت دلچسپی تھی اور نئے ڈھنگ ڈھونڈتے رہتے علی الصبح جب عام طور پر لوگ سو رہے ہوتے آپ کسی جگہ جا کر فولڈر تقسیم کر آتے۔ اپنی گاڑی میں فولڈر رکھتے اور راستہ میں بغیر سواری راہ گیروں کو بٹھا لیتے اور بات شروع کرتے۔

اپنی اولاد کی تربیت کی خاص فکر کرتے۔ بچوں کو یقین دلاتے کہ احمدیت کی وجہ سے تمہیں نقصان نہیں ہوگا۔ نماز باجماعت کی سستی پر تنبیہ کرتے۔ مالی قربانی میں بہت باقاعدہ تھے۔ تحریک جدید کے اولین مجاہدین میں شامل ہوئے اور اپنے مرحوم والدین کی طرف سے بھی ادائیگی کیا کرتے۔

مکرم قاضی شفیق صاحب اپنے تینوں پوتوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتے۔ نماز باجماعت کی تلقین کرتے۔ جمعہ پر باقاعدگی سے آنے پر خوشی کا اظہار کرتے فضول خرچی سے روکتے۔ صبح جلدی بیدار ہو کر نماز فجر اور تلاوت قرآن کرتے بچوں کو کلاس میں اچھی کامیابی حاصل ہو تو انعام دیا کرتے۔ سڑک کراس کرتے وقت احتیاط کی تلقین کرتے اور تیز رفتاری سے روکتے۔ حضور انور کا خطبہ آتا تو سب کو آواز دیتے کہ خطبہ شروع ہو گیا ہے۔ بچوں کو دعائیہ خط لکھنے کی تلقین کرتے رہتے۔

آپ نے اپنی بیوہ ہمشیرہ (عمر 92 سال) کی بہت خدمت کی۔ جو حیات ہیں آپ کی اولاد میں تین لڑکے اور چار لڑکیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور اولاد کو والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 47670 میں شیخ رضوان کریم الدین

ولد شیخ کریم الدین قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وکلاء کالونی بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی ایک کنال مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔ رہائشی مکان بمعہ 7 دوکانیں میں سے میرا حصہ 1/5 ایک مرلہ 4 سرساہی مالیتی -/180000 روپے۔3۔ زرعی رقبہ ڈیڑھ ایکڑ واقع چوغطہ مالیتی -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/1000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیخ رضوان کریم الدین گواہ شد نمبر 1 شیخ عثمان کریم الدین بہاولنگر گواہ شد نمبر 2 شیخ کریم الدین والد موصی

مسل نمبر 47671 میں سعید احمد فرخ

ولد عبدالستار شکرانی قوم بلوچ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوچ شریف ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سعید احمد فرخ گواہ شد نمبر 1 اطہر احمد شکرانی ولد صدیق احمد شکرانی اوچ شریف گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال ولد چوہدری عطاء اللہ مرحوم اوچ شریف

مسل نمبر 47672 میں طاہرہ نذیر

بنت نذیر احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساندہ کلاں لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ طلائی ٹاپس مالیتی -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ طاہرہ نذیر گواہ شد نمبر 1 محمد یونس جاوید ولد سردار محمد اسلام پورہ لاہور گواہ شد نمبر 2 منیر احمد شاکر ولد محمد ابراہیم اسلام پورہ لاہور

مسل نمبر 47673 میں رضوان نذیر

ولد نذیر احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساندہ کلاں لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ بائیسکل مالیتی -/1800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رضوان نذیر گواہ شد نمبر 1 محمد یونس جاوید لاہور گواہ شد نمبر 2 منیر احمد شاکر

مسل نمبر 47674 میں حمیرا بشیر

بنت بشیر احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساندہ کلاں لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور مالیتی -/6800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حمیرا بشیر گواہ شد نمبر 1 محمد یونس خالد لاہور گواہ شد نمبر 2 منیر احمد شاکر لاہور

مسل نمبر 47675 میں کامران احمد

ولد بشیر احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساندہ کلاں لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کامران احمد گواہ شد نمبر 1 محمد یونس جاوید لاہور گواہ شد نمبر 2 منیر احمد شاکر لاہور

مسل نمبر 47676 میں سمیرا بشیر

بنت بشیر احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساندہ کلاں لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور بوزن 300-13 گرام مالیتی -/9000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2100 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سمیرا بشیر گواہ شد نمبر 1 محمد یونس خالد لاہور گواہ شد نمبر 2 منیر احمد شاکر لاہور

مسل نمبر 47677 میں صفدر محمود خان

ولد چوہدری رحمت اللہ خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جلال کالونی ساندہ خورد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-5-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد صفدر محمود خاں گواہ شد نمبر 1 محمد یونس جاوید لاہور گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد شاہ ولد عبدالسعید شاہ لاہور

مسل نمبر 47678 میں ضرغام اللہ خان

ولد وجیہہ اللہ خان قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساندہ خورد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-5-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ بینک بیلنس -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ضرغام اللہ خان گواہ شد نمبر 1 محمد یونس جاوید لاہور گواہ شد نمبر 2 خالد مسعود لاہور

گوندل بینکوئٹ ہال
نہ موسم کی پریشانی نہ مہمانوں کا جھنجھٹ
کھانے اور ریفریشمنٹ کی لامحدود ورائٹی لذت کے ساتھ
ٹینٹ کے اخراجات میں ہال حاصل کریں۔ بکنگ کروائیں
بالمقابل بیت المبارک مین سرگودھا روڈ ربوہ
فون نمبر: 212758-212265

خبریں

پاکستان کا وقار بلند ہوا ہے۔ صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ عالمی برادری میں پاکستان کا وقار بلند ہوا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری سے غربت کم ہوگی۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا دورہ انتہائی اہم رہا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستانی کوششوں کی تعریف کی گئی ہے۔ اقتصادی تعاون بڑھے گا۔ معاشی اور اقتصادی اعتبار سے ملکی صورتحال اطمینان بخش ہے۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ 700 پاکستانی طلبہ کو پوسٹ گریجوایٹ کے لئے وظائف دیں گے۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال کرنا حکومت کی بڑی کامیابی ہے۔ بین الاقوامی پذیرائی سے ملنے والا سارا فائدہ عوام کو منتقل کیا جائے گا۔ پاکستان کے خلاف غلط تصورات کو روکیں گے۔

اسامہ یا ملا عمر پاکستان میں نہیں۔ دفتر خارجہ کے ترجمان جلیل عباس جیلانی نے کہا ہے کہ ملا عمر یا اسامہ پاکستان میں نہیں ہیں۔ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات شیخ رشید احمد سری نگر جائیں گے۔ سری نگر بس سروس کے مسافروں کی فہرستوں کا تبادلہ ہوگا۔ ہفتہ وار بریفنگ میں دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ امریکہ قرآن پاک کی بے حرمتی میں قصوروار ہوا تو معافی کا مطالبہ کریں گے۔

امریکی سفیر کے قتل کا منصوبہ۔ افغان حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ صوبہ نعمان میں 3 مسلح نوجوان پاکستانیوں کو گرفتار کرکے سبکدوش ہونے والے سفیر خلیل زاد کے قتل کا منصوبہ ناکام بنادیا ہے۔ پاکستان نے کہا ہے کہ مشتبہ ملزموں کی شناخت کے لئے تحقیقات کی جائے۔

پی ٹی سی ایل کی فروخت۔ پاکستان کی نجکاری کمیٹی نے پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی کے 26 فیصد حصص متحدہ عرب امارات کی کمپنی اتصالات کو فروخت کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ نجکاری سے پاک امارات تعلقات مزید مستحکم ہوں گے۔ بولی توقعات کے مطابق ہے پی ٹی سی ایل کی نجکاری سے ملازمین اور صارفین کو فائدہ ہوگا۔ ملک میں مزید سرمایہ کاری ہوگی۔ 3 کمپنیوں کی طرف سے بولی پالیسیوں پر اعتماد کا اظہار ہے۔ سٹیل ملز بھی فروخت کریں گے۔ 60 دنوں میں پی ٹی سی ایل کا کنٹرول اتصالات کمپنی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ ملازمین کو 10 فیصد شیئرز دینے کا وعدہ پورا کیا جائے گا۔ عوام کو بہتر سروس ملے گی۔

پی ٹی سی ایل کے ملازمین۔ پی ٹی سی ایل کے 26 فیصد حصص خریدنے والی کمپنی اتصالات نے اعلان کیا ہے کہ پی ٹی سی ایل کے کسی ملازم کو فارغ نہیں کیا جائے گا۔ ملازمین کو تربیت دے کر افریقہ اور دیگر ممالک میں بھی بھیجا جاسکتا ہے۔

عراق میں خودکش حملے۔ عراق میں خودکش حملوں میں 25 پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔ جنگجوؤں نے ایک جنگی ہیلی کاپٹر مار گرایا تفصیلات کے مطابق ازبل میں کارسوار حملہ آور پولیس ہیڈکوارٹرز کے باہر جمع ہجوم میں گھس گیا دھماکہ سے 25 اہلکار موقع پر مارے گئے اور 100 زخمی ہوگئے۔

بجٹ اجلاس کا بائیکاٹ۔ اپوزیشن کے معطل شدہ دس ارکان کو پنجاب اسمبلی کی حدود میں داخل ہونے سے پھر روک دیا گیا جس کے بعد اپوزیشن ارکان نے اسمبلی میں ہنگامہ کیا اور بجٹ سیشن کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ حزب اختلاف کے اراکین نے سپیکر گو گو، گولی کی سرکار نہیں چلے گی اور وزیراعلیٰ کے خلاف نعرہ بازی کی۔ اپوزیشن لیڈر قاسم ضیاء نے احتجاجی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سپیکر کی وجہ سے ایوان چلنا مشکل ہوگیا ہے۔ اپوزیشن ارکان نے کوئی جرم نہیں کیا۔ سپیکر پنجاب اسمبلی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کو فحش کلمات استعمال نہ کرنے کی یقین دہانی کرانا ہوگی۔

ڈاکٹر قدیر خان کے متعلق تحقیقات مکمل۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ڈاکٹر قدیر خاں کے متعلق تحقیقات مکمل ہوگئی ہیں۔ ان سے مزید تفتیش نہیں کی جارہی۔ عالمی ایٹمی ادارے نے کی جانے والی تحقیقات کو مثبت قرار دیا ہے۔

مفاہمت کی کوشش۔ وزیراعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی نے کہا ہے ملک سے باہر بیٹھی قیادت کی ہدایات پر اپوزیشن مفاہمت کی ہر کوشش ناکام بنارہی ہے۔ سپیکر کی مفاہمتی کمیٹی بنانے کی تجویز پر سنجیدگی کا مظاہرہ کرنے کی بجائے اپوزیشن ارکان واک آؤٹ کر گئے۔ حکومتی اراکین نے صبر کا مظاہرہ کیا۔ سابق کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کی رہائش گاہوں کا فلاحی منصوبوں کے لئے استعمال شروع کردیا گیا ہے۔

ایران کے انتخابات میں دھاندلی۔ ایران کی گارڈ ئینز کونسل نے بعض امیدواروں کی طرف سے دھاندلی کی شکایات پر پہلے راؤنڈ کے صدارتی انتخابات میں ڈالے گئے ووٹوں کی دوبارہ گنتی پر اتفاق کرلیا ہے۔ گارڈ ئینز کونسل اور وزارت داخلہ کی زیر نگرانی 41 ہزار میں سے 100 بیلٹ بکس موقع پر منتخب کئے جائیں گے۔

افغانستان میں ہلاکتیں۔ افغان ذرائع کے مطابق ایک تازہ حملے میں ایک ضلعی گورنر ملا اور دو پولیس اہلکاروں سمیت 22 افراد مارے گئے۔

لبنان کے پارلیمانی انتخابات۔ لبنان کے پارلیمانی انتخابات میں شام مخالف لبنانی حزب اختلاف نے اکثریت حاصل کر لی ہے۔ مقتول وزیراعظم رفیق الحریری کے بیٹے سعد حریری کے اتحاد نے 128 میں سے 65، شام کے حامی اتحاد نے 24 اور عیسائی رہنما مائیکل کی جماعت نے 21 نشستیں حاصل کرلی ہیں۔

ملک بھر میں قیامت خیز گرمی۔ ملک بھر میں قیامت خیز گرمی سے 13 افراد جاں بحق اور بیسیوں بے ہوش ہوگئے۔ کراچی میں 6 اور حیدرآباد میں 3 افراد جاں بحق ہوئے مختلف شہروں میں لوڈشیڈنگ سے شہری سخت پریشان ہیں۔ پانی منہ مانگے داموں فروخت ہورہا ہے۔ بہاولنگر میں آلودہ پانی سے وبائی امراض پھوٹ پڑے جن سے 4 افراد جاں بحق ہوگئے۔

پاک امریکہ افواج کی مشترکہ مشقیں۔ پاکستان اور امریکہ کی بحری افواج کی فوجی مشقیں بحیرہ عرب میں شروع ہوگئی ہیں۔ ایک ہفتہ تک جاری رہنے والی ان بحری مشقوں میں تباہ کن بحری جہاز اور آبدوزیں حصہ لیں گی ان مشترکہ مشقوں کا مقصد دو طرفہ تعلقات کو مستحکم بنانا اور سمندر کو تجارت کے فروغ کے لئے محفوظ کرنا ہے۔

دہشت گردی کے نیٹ ورک کا انکشاف

سپین، جرمنی، فرانس اور ہالینڈ میں گرفتاریوں سے یورپ میں دہشت گردی کے بڑے نیٹ ورک کا انکشاف ہوا ہے جو خودکش حملہ آوروں کو بھرتی کرکے عراق بھجواتا ہے۔ یہ انکشاف ایک برطانوی اخبار نے کیا ہے۔ (جنگ 21 جون)

آکاش میزائل کا دوسرا تجربہ۔ بھارت نے زمین سے فضا تک مار کرنے والے آکاش میزائل کا ایک اور تجربہ کیا ہے چار روز کے دوران یہ بھارت کا دوسرا تجربہ ہے۔ 60 کلوگرام وارہیڈ لے جانے کی صلاحیت رکھنے والا یہ میزائل ریاست اڑیسہ میں فائر کیا گیا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 22 جون 2005ء	
طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:19

اقصیٰ فیبرکس (اقصیٰ چوک ربوہ)
کی طرف سے جلسہ سالانہ UK
مبارک اعلیٰ کوالٹی۔ ایک دام

فخریہ پیشکش
روم ایئر کولر کی بہترین مرمت اور رنگ کروائیں
پرانے روم کولر کو نئی باڈی میں تبدیل کروائیں
پرانے روم کولر کے عوض نیا حاصل کریں۔
روم کولر کی خس صرف 250 روپے میں ڈلوائیں۔
صرف ایک کال کریں اور نام نہاد خس فروشوں سے بچیئے
الفضل ٹریڈرز ریلوے روڈ ربوہ
دکان: 213729
موبائل نمبر 0300-7703603

ہپاٹائٹس، فالج، گنج، جوڑ درد، موٹاپا، بے اولادی وغیرہ
صرف پرانے، پیچیدہ اور ضدی امراض بالخصوص
شوگر کا علاج
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 دارالعلوم شرقی ربوہ: 212694

W B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
کاربائیڈ ڈائیز، کاربائیڈ پارٹس
پیشکش
اینڈ ٹولز نیز ریوالونگ بیس سیکورٹی سسٹم
دکان نمبر 4 شاہین مارکیٹ مدنی روڈ نیو دھرم پورہ مصطفیٰ آباد لاہور فون: 0300-9428050

C.P.L29FD